حلال ای کامرس،اسلامی تجارتی اصولوں کی روشنی میں ایمیزون ایف بی اے کا علمی جائزہ

Halal E-Commerce, Reviewing Amazon FBA against Shariah-Compliant Trade Principles

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.15908084

*Syed Muhammad Ammar

Abstract

In the era of rapidly expanding digital marketplaces, e-commerce plays a pivotal role in transforming traditional trade dynamics. From "Brick and mortar store" to the trends of "Online seller central accounts" the journey is exceptional. Among the most dominating platforms, Amazon, in general, and its FBA model, in particular, remain on the top. This model enables sellers to store, market, and distribute products through Amazon's vast infrastructure. This research critically examines the FBA model considering Islamic Trading Principles aiming to assess its compatibility with Shariah guidelines for halal business conduct.

The study begins by exploring the principles of Islamic commercial Jurisprudence, such as transparency, mutual consent, prohibition of Riba and Gharar, avoidance of uncertainty and artificial risks and ethical treatment of consumers derived from Quranic injunctions, Hadith literature and classical Fiqh. Further, the research incorporates modern interpretations and Fatwas from contemporary Islamic Finance Scholars to address the evolving business structure.

The Amazon FBA system is then analyzed through Islamic Principles: the nature of contracts between seller and Amazon (aqd), possession(qabd), warehousing arrangements (Amanah or Ijarah), costumer return policy(khiyar), and commission structures.

Findings suggests that Amazon FBA platform may be in parallel with Shariah-compliant model, various elements may require careful structuring. For instance, ensuring halal product listings, transparency in product representation, avoidance of exploitative pricing and misleading promotions.

The paper portrays the recommendations from Muslim entrepreneurs, Islamic Finance Scholars and Institutions in such regards. It also highlights the need of Ijtihad (independent reasoning) to address the complexities of modern trade while preserving the spirit of Islamic Finance principles.

Keywords: Halal e-commerce, Fulfillment by Amazon(FBA), Islamic Trading Principles, Riba and Gharar, Ijtihad in modern trade.

*Ph.D Scholar Department of Islamiat University of Peshawar, Lecturer, Islamic Studies FAST-NUCES Peshawar

پس منظر و مقصد تحقیق

گزشتہ دھائی میں ای-کامرس نے دنیا بھر کے تجارتی نظام کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔اس تبدیلی کا نمایاں مظہر Amazon , Ebay, Etsy وغیرہ جیسے پلیٹ فارمز ہیں جہاں تجارت کے نت نئے رجحانات متعارف ہوئے جو اس سے پہلے شاذ و نادر تھے۔ان پلیٹ فارمز میں سب سے نمایاں اور معیاری ایمیزون کا پلیٹ فارم ہے جہاں مختلف ماڈلز کے تحت کاروباری سرگرمیاں سرانجام دی جاتی ہیں جن میں پرائیویٹ لیبل، مائیکرو پرائیویٹ لیبل، ایف بی ایم، ایف بی اے وغیرہ قابل ذکر ہیں۔FBA(Fulfillment by Amazon)ایک منفرد ماڈل ہے جہاں اشیاء کی فروخت ایک باقاعدہ نظام کے تحت کی جاتی ہے جس میں پراڈکٹ کی لسٹنگ سے لے کر پراڈکٹ کی ڈیلیوری تک سارا کام شامل ہوتا ہے جو کسی بھی شخص کو بین الاقوامی مارکیٹ میں تجارت کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ بالخصوص ترقی پذیر ممالک کے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد اس پلیٹ فارم سے منسلک ہو کر اچھی آمدن کمارہی ہے جہاں اپنی سہولیات(Services)فراہم کر کے اچھا عوض وصول کیا جاتا ہے۔

راقم الحروف نے بھی گزشتہ تین سال کے دوران ایک نجی کمپنی(Michigan based LLC) میں بطور ورچول اسسٹنٹ(Virtual assistant)ایمیزون ایف بی اے ماڈل پہ کام کیا ہے جہاں عملی طور پر مختلف کاروباری طریقوں، کسٹمر ڈیلنگ، لاجسٹک سسٹمز اور پروڈکٹس کی لسٹنگز سے گہری واقفیت حاصل ہوئی۔اس تجربے نے ذہن میں یہ سوال پیدا کیا کہ کیا ایسے کاروباری پلیٹ فارمز اسلامی اصول تجارت کے موافق ہیں یا نہیں؟ کیوں کہ اسلامی اصول تجارت میں شفافیت، صداقت، امانت، نفع و نقصان میں مساوی شرکت وغیرہ جیسے قابل ذکر قواعد کلیدی حیثیت کے حامل ہیں۔

اسی تناظر میں، اس تحقیقی کا مقصد، ایمیزون ایف بی اے ماڈل کا تفصیلی جائزہ لینا ہے تاکہ یہ جانچا جا سکے کہ آیا یہ ماڈل اسلامی اصول تجارت کے کلاسیکی و جدید اصولوں کے زمرے میں آتا ہے یا اس ماڈل میں کچھ خامیاں پائی جاتی ہیں جو اسلامی اصول تجارت سے متصادم ہیں؟

ای-کامرس (E commerce) یعنی الیکٹرانک کامرس آج کے دور تجارت کا ایک مرکزی حصہ بن چکی ہے جو نا صرف ترقی یافتہ ممالک بلکہ ترقی پذیز ممالک میں بھی تیزی سے فروغ پا رہی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ کی آسان فراہمی اور اسمارٹ فونز کی دستیابی نے خرید و فروخت کے روایتی طریقوں کو بدل کے رکھ دیا ہے خاص طور پر پاکستان میں ای کامرس کا شعبہ گزشتہ چند برسوں میں غیر معمولی ترقی کر چکا ہے جسکا اندازہ درآمدات و برآمدات میں آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے ہونے والی تجارت اور درجنوں نئی مارکیٹ پلیسز کے قیام سے لگایا جا سکتا ہے۔ کورونا کے بعد آن لائن خریداری کے رجحان میں واضح اضافہ دیکھنے میں آیا جس نے کاروباروں کو ڈیجیٹل منتقلی کی طرف مجبور کیا جہاں ملکی و غیر

ملکی سرمایہ کاری کے دروازے کھلے۔ پاکستان میں ای کامرس کی مارکیٹ ویلیو میں سالانہ 20٪ کا اضافہ ہو رہا ہے[1] جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ شعبہ نا صرف معاشی ترقی کا ضامن بنتا جا رہا ہے بلکہ روزگار کی فراہمی میں بھی بنیادی حیثیت حاصل کر رہا ہے

ایسے معاملات میں ان پلیٹ فارمز کا جائزہ اسلامی اصول تجارت کے تحت لینا نہایت ضروری امر بن چکا ہے تا کہ ان ماڈلز کو اسلامی اصول تجارت کے قالب میں ڈھالا جا سکے۔

Amazon FBA(Fulfillment by Amazon) کا بنیادی تعارف:

ایمیزون ایف بی اے جدید ای کامرس کا ایک انقلابی ماڈل ہے جو آن لائن کاروباری حضرات اور کمپنیوں کو عالمی سطح پر صارفین تک رسائی فراہم کرتا ہے۔اس سسٹم کے تحت فروخت کنندہ گان (Sellers) اپنی مصنوعات کو ایمیزون کے گوداموں میں سٹور کرتے ہیں، جہاں سے آرڈر کی پیکنگ، ترسیل، کسٹمر سروس اور ریٹرن مینیجمنٹ جیسے معاملات ایمیزون خود انجام دیتا ہے جس کی فیس لی جاتی ہے۔[2] سب سے پہلے فروخت کنندہ ایمیزون کی ویب سائیٹ پہ ایک سیلر اکاونٹ بناتا ہے، پھر مصنوعات خریدنے کے لیے مختلف برانڈز سے رابطہ کرتا ہے اور مصنوعات خریدنے کے بعد ایمیزون کو رسید دکھا کر مصنوعات ایمیزون کے بنائے گئے اکاونٹ پہ لسٹ کر دی جاتی ہیں جہاں سے مصنوعات کی پیکنگ، ترسیل، کسٹمر سروس اور ریٹرن مینیجمنٹ ایمیزون کمپنی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔۔اس پلیٹ فارم کی خاص بات یہ ہے کہ یہ چھوٹے سرمائے سے کاروبار شروع کرنے والے کی محنت، وقت اور لاگت میں واضح کمی کرتا ہے۔ Fulfillment by Amazon کا مطلب ہے کہ اشیاء کی پیکنگ، ترسیل، واپسی وغیرہ جیسے مراحل کی ذمہ داری ایمیزون سر انجام دے گا۔

تحقیقی سوالات:

جہاں یہ بات مسلم ہے کہ ای کامرس کے پلیٹ فارمز روزگار کی فراہمی کے لیے کلیدی ہیں وہیں یہ سوال بھی لازم ہے کہ کیا ان کا معیار شریعت سے مساوی ہے یا متصادم ہے؟ اشیاء کی حلت و حرمت کا سوال شریعت اسلامی کا بنیادی جزء رہا ہے جہاں کسب حلال کی تلقین اور اجتناب حرام کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ قرآن میں ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا . إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ [3] اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں.

چناچہ: 1) کیا ایمیزون ایف بی اے شریعت اسلامی کے اصول تجارت سے ہم آہنگ ہے؟2

)اسٹورج اور شیپمنٹ، امانت یا اجارہ؟

(3)جائز وناجائز پراڈکٹس کی لسٹنگ اور فلٹرز؟

4)ریٹرن پالیسی کا شرعی تجزیہ کا ہوگا؟وغیرہ

یہ سوالات ہیں جن سے مسلم سیلرز یعنی فروخت کنندہگان کو شرعی رہنمائی ملے گی بلکہ اسلامی فقہی میدان میں بھی ایک نئی جہت سامنے آئے گی۔

طریقہ تحقیق و محدودات:

اس تحقیق میں معیاری تجزیاتی طریقہ (Qualitative Analytical Method) اختیار کیا گیا ہے جس کے تحت ایمیزون ایف بی اے کے ماڈل کا اسلامی اصول تجارت سے تقابلی جائزہ لیا گیا ہے لہٰذا اسلامی فقہ المعاملات اور ایمیزون کی پالیسیز /لیٹر یچر کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ تحقیق کے چند محدودات بھی ہیں جیسے ایمیزون کی تمام وجملہ معاہداتی پالیسیز تک عدم رسائی قابل ذکر ہے۔ نیز یہ تحقیق صرف ایمیزون کے ایف بی اے ماڈل سے متعلق ہے جس کو دیگر پلیٹ فارمز پہ قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اسلامی تجارت کے بنیادی (کلاسیکل) اصول:

کائنات کے سب سے بزرگ و بالا انسانوں یعنی انبیاء نے اس دنیا میں کسب حلال کیا ہے۔ کسی نے مزدوری کی، کسی نے بکریاں چرائیں چنانچہ کاتم الانبیاء آپ ﷺ نے مقام اجیاد پہ لوگوں کی بکریاں چرائیں۔ آپ ﷺ نے تجارت بھی کی جس میں آپ ﷺ کا حضرت خدیجہ کا سامان تجارت شام لے کر جانا معروف ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے اطراف مدینہ میں مقام جرف پہ کھیتی باڑی بھی کی لہٰذا کسب حلال میں بالعموم تمام انبیاء اور بالخصوص سرور دوعالم ﷺ کا اسوہ موجود ہے۔

چنانچہ قرآن کی سورہ جمعہ میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

فاذا قضيت الصلوة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل الله"اور جب نماز تمام ہو جائے تو زمین میں پھیل جاواور روزی تلاش کرو"

تفسیر بغوی میں ہے[4] : فانتشروا فی الارض، للتجارة والتصرف فی حوائجكم ، وابتغوا من فضل الله يعنی الرزق ، هٰذا امر الاباحه یعنی تجارت کے لیے زمین میں پھیل جا۔، چنانچہ حضرت ابن مسعود کی روایت[5] ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة، رزق حلال کو طلب کرنا فرض

ہے،فرض کے بعد یعنی رزق حلال اولین فرائض جیسے نماز، روزہ،ذکوۃ،حج وغیرہ کے بعد کمانا فرض ہوتا ہے،اس طرح حضرت انس کی روایت ہے[6] کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛طلب الحلال واجب علی کل مسلم "حلال روزی طلب کرنا ہر مسلمان پہ واجب ہے"

ان روایات سے رزق حلال کی طلب کی اہمیت ضرور ظاہر ہوتی ہے تاہم مہم بات یہ ہے کہ اسلام نے کون سے ایسے اصول وضع کیئے ہیں جن کی روشنی میں کسب معاش عبادت بن جاتا ہے اور جن کے نا ہونے سے کسب معاش وبال بن جاتا ہے،ذیل میں ایسے اصول تجارت وکسب معاش کا تذکرہ ہے:

- امانت داری:

حضرت ابو سعید خدری کی روایت ہے[7] کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء

سچا امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا

- دھوکہ دہی سے اجتناب:

خرید وفروخت میں دھوکہ دہی سے سخت ممانعت وارد ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا[8]

من باع عیبا لم یبینہ لم یزل فی مقت اللہ ولم تزل الملائکۃ تلعنہ

جس نے عیب دار چیز فروخت کی اور عیب بیان نہیں کیا، تو وہ مسلسل اللہ کے غضب میں رہتا ہے اور فرشتے ہمیشہ اس پہ لعنت کرتے ہیں

- ناپ تول میں کمی:

قرآن میں ناپ تول میں کمی کو حرام قرار دیا گیا ہے اور قوم شعیب پہ نازل عذاب کی علت بھی یہی بیان کی گئی ہے

- خرید وفروخت میں بکثرت قسم کھانا:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا[9]

ایاکم و کثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق "کثرت قسم سے بچو بیچنے میں قسم کاروبار کو رائج کرتی ہے پھر بے برکت کرتی ہے"

- حرام کی تجارت سے اجتناب:

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے[10] ان اللہ اذا حرم علی قوم اکل شیئ حرم علیھم ثمنہ

"اللہ کسی قوم پہ کسی چیز کا کھانا حرام کر دے تو اس کی قیمت (خرید وفروخت) کو بھی حرام کر دیتا ہے"

- سود سے اجتناب:

قرآن میں سود کھانے کو اللہ اور اس کے رسول سے اعلان جنگ کے مترادف مانا گیا ہے

اس کے علاوہ معاہدات کی وضاحت، ڈیجیٹل تجارت میں شفافیت (پراڈکٹ کی واضح تفصیل، ریٹرن پالیسی وغیرہ)، ای کامرس میں جھوٹے ریویوز اور ریٹنگز سے اجتناب، سوشل میڈیا مورکیٹنگ میں حرام امور مثلا میوزک، جاندار کی تصاویر وغیرہ سے بچنا لازم امور ہیں جن کی رعایت حد درجہ ضروری امر ہے۔

اسلامی اصول تجارت، فقہاء کے اقوال اور اصولی ضوابط:

اسلامی فقہ میں تجارت کے اصول نہایت واضح، عادلانہ اور انسان دوست ہیں جن کی بنیاد قرآن وسنت اور اجماع پہ ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک سمیت جمہور فقہاء نے مال و دولت کے حصول کا جائز قرار دیتے ہوئے اس پہ شرعی ضوابط عائد کیئے ہیں تاکہ ظلم، غرر، رباوغیرہ جیسے عناصر سے بچا جاسکے۔ چنانچہ امام غزالی[11] فرماتے ہیں:

التجارة محمودة اذا خلت من الغش والخيانة واشتملت على الامانة والنصح

"تجارت قابل تحسین ہے جب وہ دھوکہ اور خیانت سے پاک ہو اور امانت اور خیر خواہی پر مبنی ہو"

اسی طرح امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ بیع وشراء کا مقصد باہمی رضامندی اور عوامی مصلحت کا حصول ہونا چاہیے[12]۔

علامہ علاءالدین کاسانی ارشاد فرماتے ہیں:[13] الخراج بالضمان "نفع اس کو ہوگا جو نقصان کا ذمہ دار ہو"۔

مبسوط للسرخسی[14] میں ہے: لا بيع الا فيما يملك بیع صرف اس چیز کی جائز ہے جو انسان کی ملکیت ہو

امام نووی[15] ارشاد فرماتے ہیں: الضرر يزال "نقصان کو دور کیا جائیگا"

فقہاء کے بیان کردہ تمام قواعد کا اطلاق ایمیزون سمیت تمام ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پہ انتہائی ضروری ہے۔

اسلامی تجارت کے جدید تقاضے:

اسلامی تجارت کی جدید اصول کلاسیکی فقہی قواعد کی روح کو محفوظ رکھتے ہوئے موجودہ عالمی تجارتی ڈھانچے، ٹیکنالوجی اور مارکیٹ کی پیچیدگیوں کے ساتھ ہم آہنگ کیئے جارہے ہیں۔ عصر حاضر میں اسلامی معیشت کے ماہرین نے اپنی اجتہادی بصیرت کی بنا پہ ایسے اصول وضع کیئے ہیں جو شرعی مقاصد (مقاصد الشریعہ) کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید تجارت کو عادلانہ، شفاف اور تجارتی اخلاقیات کے دائرے میں رکھنے کے لیئے مددگار ثابت ہوئے ہیں۔

چنانچہ ان اصولوں میں سب سے اہم شفافیت (Transparency) ہے جس کے تحت مصنوعات، ان کی قیمت، منافع اور خطرات (Risk) کے بارے میں واضح معلومات فراہم کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح خطرات کے بارے واضح اور پیشگی معلومات سے غرر اور جہالت سے بچاو ممکن ہوتا ہے۔ سماجی اخلاقیات برائے تاجر (Social Responsibility)

بھی ایک اہم اصول ہے جس کے تحت تاجر صرف نفع کمانے پہ مرکوز نہیں رہتا بلکہ سماجی بھلائی کو بھی مد نظر رکھتا ہے جس سے ماحولیاتی تحفظ ممکن ہوتا ہے،اسی طرح مزدوروں کے جائز حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے جس سے معاشرتی توازن برقرار رہتا ہے۔

جدید اسلامی مالیاتی فقہ میں مقاصد الشریعہ کی روشنی میں یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر کسی تجارتی طریقہ کار میں نیا پن ہو لیکن اصولی طور پہ وہ شریعت اسلامیہ سے متصادم نا ہو مثلا اس میں عدل، امانت اور عدم ضرر وغیرہ جیسے عوامل کارفرما ہوں تو ایسے نظام کو اپنانے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔اسی بنیاد پہ اسلامی مالیاتی ادارے مثلا AAOIFI (Accounting and Auditing Organization for Islamic Finance Institutions) اور IIFM (International Islamic Financial Market معیاری اصول وضع کر چکے ہیں جو جدید اسلامی تجارت کے اصولوں کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

معاصر علماء/اکیڈمیوں کی آراء:

جدید اسلامی معیشت کے اصولوں کو سمجھنے کے لیئے معاصر علماء اور اداروں کی تحقیقی کاوشیں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔چنانچہ ڈاکٹر محمد ایلباشی(Dr.Muhammad El-Gamal) اسلامی معیشت میں جدت کے حامی ہیں،وہ لکھتے ہیں[16]:

Islamic finance should not be reduced to a mere prohibition of interest, but rather viewed as means to promote justice, reduce exploitation and foster socioeconomic development through ethical financial practices

" یعنی جدید اسلامی مالیات، صرف سود سے اجتناب نہیں بلکہ ایک مکمل اخلاقی معیشت کی تشکیل کا نظریہ ہے جو معاشرتی فلاح پر مبنی ہو"

شیخ محمد تقی عثمانی جدید اسلامی مالیات کے بانی و مفکرین میں سے ہیں،وہ فرماتے (مفہوم) ہیں[17]:

"آج کے پیچیدہ مالیاتی نظام میں اسلامی اصولوں کا اطلاق تبھی ممکن ہے جب ہم اصول شریعت کو ایک بنیادی فریم ورک کے طور پر لیں اور اس کی روشنی میں جدید اجتہاد کریں"

بین الاقوامی اسلامی مالیاتی ادارہ AAOIFI کی 2021 کی رپورٹ[18] میں واضح کیا گیا(ترجمہ):

اسلامی مالیاتی اداروں پہ لازم ہے کہ وہ تمام تجارتی معاملات میں نا صرف شریعت کے رسمی ڈھانچے کی پابندی کریں بلکہ شریعت کے اعلی اخلاقی اور سماجی مقاصد (مقاصد الشریعہ) کو بھی پیش نظر رکھیں، بالخصوص شفافیت، انصاف اور نفع و نقصان کی منصفانہ تقسیم کے اصولوں میں"

ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی، جو کہ عالمی سطح کے ایک مستند معاشی مفکر تھے، لکھتے ہیں[19](ترجمہ):

اسلامی معیشت کا مقصد صرف سود سے اجتناب نہیں، بلکہ ایک منصفانہ، اخلاقی اور انسان دوست معاشی نظام کا قیام ہے

مندرجہ بالا معاصر اسلامی معیشت دانوں کے علاوہ دیگر بہت سے علماء کی آراء بھی ان حضرات سے منسلک ہیں جہاں یہ تمام حضرات اسلامی معیشت میں جدت کے زبردست حامی ہیں لیکن کلاسیکی اور جدید اسلامی قوانین برائے معیشت کو بہر صورت نافذ العمل اور واجب قرار دیتے ہین جن میں ڈاکٹر عمر چپرا، ڈاکٹر مناظر احسن گیلانی، ڈاکٹر محمد نجاتی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح جدید اسلامی معاشی نظام کی تشکیل کے حوالے سے اسلامی فقہ اکیڈمی (OIC – International Islamic Fiqh Academy) کا موقف[20] درج ذیل ہے:

معاشی انصاف، دولت کی عادلانہ تقسیم اور غیر استحصالی مالیاتی نظام اسلامی معیشت کے بنیادی مقاصد میں شامل ہیں، جنہیں جدید مالیاتی ڈھانچوں میں برقرار رکھنا ناگریز ہے"

مندرجہ بالا آراء سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جدید اسلامی معیشت محض روایتی مالیاتی اصولوں کی ردواصلاح کا نام نہیں بلکہ ایک جامع، اخلاقی اور مقاصد شریعہ پہ مبنی نظام ہے۔ معاصر علماء اور کمیٹیوں کی آراء اس امر کی غماز ہیں کہ اسلامی معیشت کا اصل مقصد انسانی فلاح، عدل، شفافیت اور استحصال سے پاک ماحول کی تشکیل ہے لہٰذا دور حاضر کے جدید معاشی مسئلوں کا حل اسلامی اصولوں کی روشنی میں اجتہاد، فکری بصیرت اور اخلاقی بنیادوں کے فروغ سے ہی ممکن ہے۔

ایمیزون ایف بی اے کا تعارف اور نظام:

ایمیزون ایف بی اے آج کی ای-کامرس دینا کا ایک مربوط اور خودکار تجارتی نظام ہے جو فروخت کنندہ گان کو سہولت دیتا ہے کہ وہ اپنی مصنوعات کو عالمی صارفین تک پہنچا سکیں۔ اس سلسلہ میں اسٹوریج، شپنگ یعنی ترسیل، اور کسٹمر سروس کا براہ راست انتظام ایف بی اے خود کرتا ہے۔ اس نظام کا آغاز ایک بنیادی مرحلہ سے ہوتا ہے: Seller Central پر اکاونٹ کی تخلیق۔ فروخت کنندہ سب سے پہلے sellercentral.amazon.com پہ جا کر ایک پروفیشنل یا انفرادی سیلر اکاونٹ بناتا ہے۔ رجسٹریشن کے دوران کاروباری معلومات، بینک اکاونٹ، شناختی دستاویزات اور ٹیکس سے متعلق تفصیلات کی فراہمی لازمی ہوتی ہے۔ البتہ پروفیشنل اکاونٹ بنانے والے کو ماہانہ فیس ادا کرنا پڑھتی ہے جب کہ انفرادی (Individual) اکاونٹ والے فی یونٹ سیل کے اعتبار سے فیس ادا کرتے ہیں۔

اکاونٹ کے بعد دوسرا مرحلہ پروڈکٹ لسٹنگ (Product Listing) یعنی مصنوعات کی تفصیل فراہم کرنا ہے۔ اس مرحلہ میں سیلر مصنوعات کی تصاویر، قیمت اور دیگر خصوصیات یعنی وزن، ڈائمنشن وغیرہ فراہم کرتا ہے۔ یہاں سیلر کو، اگر وہ ایف بی اے کا استعمال کر رہا ہے، ایف بی اے (Fulfilled by Amazon) کا آپشن منتخب کرنا ہوتا ہے۔ اس

کے بعد وہ اپنی مصنوعات کو ایمیزون کے ویئر ہاوس(Warehouse) یعنی گودام میں منتقل کرواتا ہے۔ ایمیزون ان مصنوعات کو سٹور کر لیتا ہے، جیسے ہی سیلر کے آن لائن اکاونٹ پہ کوئی کسٹمر آرڈر کنفرم کرتا ہے، ایمیزون اس آرڈر کو پیک کر کے کسٹمر تک ڈیلیور کرتا ہے۔

ایمیزون کا نمایاں پہلو اس کی خودکار ڈیلیوری، کسٹمر سروس اور ریٹرن پالیسی ہے۔ ڈیلیوری تیز رفتار، قابل اعتماد اور ٹریک ایبل ہوتی ہے۔ صارف اگر کسی وجہ سے پروڈکٹ واپس کرنا چاہے تو ایمیزون کی جانب سے سہولت میسر ہوتی ہے اور اکثر صورتوں میں مکمل رقم واپس کر دی جاتی ہے۔ ریٹرن کی اشیاء کو دوبارہ سٹور کیا جاتا ہے یا تلف کر دیا جاتا ہے جس کا انحصار پروڈکٹ کی حالت اور سیلر کی پالیسی پہ ہوتا ہے[21]

یہ نظام اگرچہ نہایت سہولت بخش ہے، تاہم اس میں سیلر کو کچھ چیلنجز کا سامنا بھی کرنا پڑھتا ہے، جیسے اسٹور یج فیس، ریٹرن یعنی واپسی کا غیر متوقع بوجھ اور کسٹمر سروس سے متعلق ایمیزون کی سخت پالیسیز، مگر اس کے باوجود ایف بی اے نے دنیا بھر کے چھوٹے تاجروں کی عالمی و بین الاقوامی تجارتی منڈیوں تک رسائی کو آسان کر دیا ہے۔

مختصراً، ذیل میں ایمیزون ایف بی اے کا نظام بلٹس پوائینٹس کی شکل میں مذکور ہے:

1- سیلر سنٹرل اکاونٹ بنانا(Account Creation)

2- مصنوعات کی سورسنگ(Sourcing) یعنی عالمی یا مقامی منڈیوں میں تلاش کرنا(Product Sourcing)

3- شپنگ یعنی ایمیزون کے گودام منتقل کرنا(Shipping to Warehouse)

4- مصنوعات کو اپنے آن لائن سیلر سنٹرل اکاونٹ پہ لسٹ یعنی آویزاں کرنا(Product Listing)

5- قیمت کو مارکیٹ کے حساب سے گھٹانا یا بڑھانا(Price Check and Balance)

6- اپنی رقم، منافع وغیرہ ایمیزون سے وصول کرنا(Payout to Seller)

واضح رہے کہ مذکورہ بالا نکات ایمیزون ایف بی اے کے نظام کا ایک مختصر خاکہ ہے جس نے عموماً اس نظام کی ایک جامع عکاسی کی ہے، تاہم مزید تفصیلات ایمیزون کی آفیشل ویب سائٹ سے میسر ہیں۔

ایمیزون ایف بی اے کا اسلامی اصولوں کی روشنی میں تجزیہ، موافق و متنازع پہلو:

اکاونٹ کے بنانے سے لے کر اپنی مصنوعات کو لسٹ کرنے تک ایمیزون ایف بی اے میں کوئی شرعی مذائقہ نہیں پایا جاتا کیوں کہ سیلر پہلے پہل مینوفیکچرر سے پراڈکٹ خریدتا ہے، پھر اس پراڈکٹ کو ایمیزون کے گودام یعنی وئرہاوس میں پہنچانے کا حکم کرتا ہے جہاں یہ پروڈکٹ اس سیلر یعنی بائع کی ملکیت کے طور پہ محفوظ کر دی جاتی ہے جس کی ایمیزون فیس چارج کرتا ہے۔ جب کوئی کسٹمر یعنی مشتری اس پراڈکٹ کو آرڈر کرتا ہے تو ایمیزون باجازت سیلر یعنی بائع اس چیز کو

پیک کر کے مشتری یعنی کسٹمر تک پہنچادیتا ہے۔ صورت بالا میں چونکہ سیلر یعنی بائع اس پروڈکٹ کو خریدتا ہے تو وہ اس کی ملکیت بن جاتی ہے اور ایمیزون کے گودام میں اس کا موجود ہونا دراصل ایمیزون کا بائع کی اجازت سے اس پہ قبضہ از روئے وکیل کے ہوتا ہے اور ایمیزون سیلر یعنی بائع کا وکیل بن کر مشتری یعنی کسٹمر کو یہ پراڈکٹ پہنچاتی ہے لہٰذا ایمیزون پر یہ بیع، بشرطیکہ کوئی شرعی مانع موجود نا ہو مثلاً (کوئی حرام شے نا ہو) جائز ہے۔

یہاں درج ذیل مہم باتیں ہیں جو کہ شریعت سے موافق ہیں:

1- سیلر یعنی بائع اپنی مقبوضہ شے کی فروخت کرتا ہے جو کہ شرعی تقاضا ہے اور بیع قبل القبض کی قبیل سے خارج ہو کر جائز ہے۔ چنانچہ بدائع الصنائع[22] میں ہے:

(ومنها) وهو شرط انعقاد البيع للبائع ان يكون مملوكا للبائع عند البيع فان لم يكن لا ينعقد

"اور بیع کے انعقاد کی شرائط میں سے مبیع کا بائع کی ملکیت میں بوقت بیع ہونا لازم ہے ورنہ بیع منعقد نہیں ہو گی"

2- سیلر اپنی پراڈکٹس کی مکمل وضاحت دیتا ہے جس میں رقم سے لے کر پراڈکٹ کی ڈایمنشنز یعنی حدود تک کو بھی واضح کیا جاتا ہے جو کہ ایک اہم شرعی پہلو ہے۔ چنانچہ بدائع الصنائع[23] میں ہے:

ومنها ان يكون المبيع معلوما و ثمنه معلوما علما يمنع من المنازعة

"اور ان (شرائط) میں سے یہ ہے کہ مبیع (بیچی جانے والی چیز) معلوم ہو، اس کی قیمت بھی معلوم ہو، ایسا علم جو جھگڑے کو روک دے"

3-ایمیزون اس سیلر یعنی بائع کا وکیل بن کر پراڈکٹ کی ترسیل کرتا ہے اور منافع میں سے رقم کا ایک حصہ ایمیزون کے لیے مختص ہوتا ہے جس کا معاہدہ اکاونٹ بناتے وقت ہو چکا ہوتا ہے، ایسی وکالت بالبیع شرعی طور سے جائز ہے۔ درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام[24] میں ہے:

اذا شرطت الاجرة فی الوكالة واوفاها الوكيل استحق الاجرة

"جب وکالت میں اجرت کی شرط لگائی جائے اور وکیل مقررہ کام مکمل کر دے تو وہ اجرت کا مستحق ہوتا ہے"

4-اگر کسٹمر پراڈکت کی واپسی کرنا چاہے تو ایمیزون اس کی سہولت بھی مہیا کرتا ہے جس کو شریعت خیار سے تعبیر کرتی ہے، چنانچہ اکثر اوقات میں پراڈکٹ کو بغیر کسی اضافی فیس کے واپس کیا جاتا ہے جب تک کہ اس میں کوئی کمی بیشی نا کی گئی ہو، البتہ اس پراڈکت کی واپسی پہ جو خرچ آتا ہے، ایمیزون اس کی کٹوتی کرتا ہے جو کے پہلے سے طے شدہ معاملہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ایمیزون کی آفیشل ویب سائٹ پہ ہے[25]:

Most Items can be returned for a refund or replacement/exchange within 30 days of delivery as long as they are in original or unused condition

"زیادہ تر اشیاء کو،ڈیلیوری کے 30 ایام کے اندر،اصل یا غیر استعمال شدہ حالت میں واپسی،تبادلے کے لیئے واپس کیا جا سکتا ہے

امام برہان الدین فقہ حنفی کی مشہور کتاب "الھدایہ" میں ارشاد فرماتے ہیں[26]:

واصل الخیار اثبات الحق فی الفسخ فیثبت تارة بالشرط وتارة بالوسف وتارة بمجلس العقد

"خیار (بائع یا مشتری کو) عقد فسخ کرنے کا حق دیا جائے کبھی شرط کے ساتھ، کبھی عیب کی بنا پہ اور کبھی مجلس عقد کے دوران"

5- سیلر یعنی بائع اپنی پراڈکٹ یعنی مبیع کو ایمیزون کے وئرہاوس میں رکھواتا ہے اور ایمیزون اس کی شیپمنٹ یعنی ترسیل کرتا ہے تو اس معاملہ کی حیثیت اجارہ کی ہے کیوں کہ ایمیزون سیلر کے طرف سے پراڈکٹ کو محفوظ رکھنے کے لیے جگہ مہیا کرتا ہے اور اس کی فیس وصول کی جاتی ہے جو کہ منفعت کا عوض ہے۔ چنانچہ ردالمختار علی الدر المختار میں ہے[27]:

الاجارة عبارة عن بیع منفعة معلومة مملوکة مدة معلومة بعوض معلوم

"اجارہ ایسی معروف منفعت کے عوض کا نام ہے جو کسی معین مدت کے لیے معاوضے کے بدلے مملوک ہو"

البتہ ایمیزون ایف بی اے کرتے وقت کچھ امور ایسے بھی ہیں جو شریعت اسلامی کے تجارتی اصولوں سے متصادم ہیں جن سے احتیاط لازمی ہے،ان امور میں:

1- فیس اور غیر واضح کٹوتیاں: ایمیزون ایف بی اے میں کئی اقسام کی کٹوتیاں ہیں مثلا Storage Fee , Referral Fee , Long-term Holding Fee وغیرہ، کبھی کبھار دیر سے ادائیگی، یا مخصوص مالیاتی اداروں کے ساتھ معاملہ ہونے کی وجہ سے سودی پہلو شامل ہو سکتے ہیں جن سے احتیاط لازمی ہے۔ مثلاPayoneer [28] پے صرف اپنے فنڈز کو نکالا جائے، اگر ان فنڈز پہ اضافی نفع لیا جائے، جیسا بسا اوقات ہوتا ہے، تو یہ سرمائے پہ اضافہ ہو گا جو کہ سود کے زمرے میں آتا ہے جو حرام ہے۔

2- حرام اشیاء کی فروخت: حرام اشیاء جیسے نشہ آور اشیاء، خنزیر سے بنی اشیاء مثلا جیلاٹین، خنزیر کے بال سے بنی اشیاء، اشیاء موسیقی وغیرہ سے اجتناب لازم ہے۔

تجزیہ ونتائج:

اسلامی شریعت میں تجارت کے بنیادی اصولوں میں ملکیت، شفافیت، فریب وغرر سے اجتناب، سود کی حرمت سمیت حلال اشیاء کی فروخت ضروری اوامر ہیں۔ جب ایمیزون ایف بی اے کے پورے تجارتی ماڈل کا اسلامی اصولوں کی روشنی میں جائزہ لیا گیا تو درج ذیل نتائج سامنے آئے:

شریعت سے ہم اہنگ پہلو:

بیع کی اجازت: ایمیزون ایف بی اے میں اشیاء کی خرید وفروخت ایک معقول اور رضامندی پر مبنی بیع ہوتی ہے جو شرعا جائز و مطلوب ہے

وکالہ اور اجارہ: جب سیلر ایمیزون کو اپنے سامان کو اسٹور کرنے، پیک کرنے اور ڈیلور کرنے کی اجازت دے کر فیس ادا کرتا ہے تو یہ اجارہ کے زمرے میں آتا ہے جہاں عوض وخدمات واضح ہوتی ہیں۔

پروڈکٹ کی وضاحت: پروڈکٹ کی مکمل تفاصیل مہیا کی جاتی ہیں جو کہ عدم غرر (no-Fraud) کے اصول کو تقویت دیتی ہیں۔

وہ پہلو جہاں احتیاط لازمی ہے:

بیع قبل القبض (قبضہ سے قبل فروخت): بعض اوقات سیلر پراڈکٹ کی شیپمنٹ سے پہلے ہی لسٹنگ کر دیتے ہیں جس سے بیع قبل القبض کا شائبہ آتا ہے، اس سے اجتناب لازمی ہے۔

حرام اشیاء کی فروخت: ایمیزون پہ بعض ایسی اشیاء کی فروخت عام ہے جو از روئے شریعت حرام ہیں مثلا خنزیر کی چربی ، ممنوعہ اشربہ، فحش مواد وغیرہ، سیلرز کو اپنی پراڈکٹس کی شرعی حیثیت سے تحقیق کرنا ضروری ہے۔

سودی خدمات سے اجتناب: بعض مالیاتی سروسز جیسے Payoneer منافع پہ مبنی خدمات دیتی ہیں جہاں بسا اوقات سود شامل ہو جاتا ہے، ایسے معاملات کی چھان بین اور ان سے اجتناب لازمی ہے۔

امیزون ایف بی اے کی ریٹرن پالیسی: ایمیزون کی 30 دن کی ریٹرن پالیسی شرعی لحاظ سے خیار شرط یا خیار عیب سے قریب ہے، مگر صارفین اس کا غلط استعمال بھی کرتے ہیں چنانچہ خیار کے حدود کو مکمل بیان کر کے ان کی رعایت رکھنی ضروری ہے اور اگر استعمال شدہ اشیاء کی واپسی کے بعد سیلر یعنی بائع کو نقصان اٹھانا پڑے تو ضمان کا شرعی حکم نافذ ہو سکتا ہے۔

ان تفاصیل سے یہ بات عیاں ہوئی کہ امیزون ایف بی اے کا استعمال بذات خود ناجائز نہیں ہے بلکہ اس معاملہ کے تحت جزئیات کا شرعی تجزیہ ضروری ہے۔ اگر:

- اشیاء حلال ہوں
- بیع ملکیت اور قبضہ کے بعد ہو
- مالیاتی سسٹم میں سود سے اجتناب برتا گیا ہو
- اور معاہدات میں وضاحت اور شفافیت ہو

تو ایمیزون ایف بی اے کے زریعے تجارت شرعا جائز ہے بشرطیکہ شرعی احتیاط کو ہر مرحلے پر ملحوظ رکھا جائے۔

سفارشات:

ایمیزون ایف بی اے ایک جدید تجارتی نظام ہے جو اگر اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جائے تو نہ صرف جائز بلکہ امت مسلمہ کے لیے معاشی ترقی کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔اسی تناظر میں مندرجہ ذیل سفارشات نہایت اہم ہیں:

- ایمیزون کے ہر پلیٹ فارم پہ ادائیگیوں کا نظام اسلامک بینکنگ یا شرعی مالیاتی نظام کے تحت بنایا جائے۔
- شرعی ماہرین سے مشورہ لینے کے بعد ہی اس تجارت کا نظام ترتیب دیا جائے۔
- اسلامی ای-کامرس پلیٹ فارمز جیسے Muslim Market , Salam Web Market, Halal Street UK وغیرہ جیسے پلیٹ فارمز کی طرف توجہ دی جائے۔
- آن لائن بیچنے والوں کے لئے فقہی رہنمائی کا نصاب ترتیب دیا جائے ۔

حوالہ جات:

[3] القرآن، سورۃ المومنون، 23:51

[4] البغوی، حسین بن مسعود، معالم التنزیل، جلد4، تحقیق: خالد عبد الرحمٰن العک (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1985)، 265۔

[5] احمد بن حسین البیہقی، السنن الکبریٰ، جلد6، حدیث 16695، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2003)، 125۔

[6] لیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الاوسط، جلد8، حدیث 8610 (ریاض: دار الحرمین، 1995)، 185۔

[7] محمد بن عیسی الترمذی، سنن الترمذی، جلد3، حدیث 1209، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التاجر الصدوق، (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998)، 532۔

[8] احمد بن حسین البیہقی، شعب الایمان، جلد4، حدیث 5131، (الریاض: مکتبہ الرشد، 2003)، 175۔

[9] مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح (صحیح مسلم)، جلد3، کتاب البیوع، حدیث 1607، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1991)، 115۔

[10] سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داود، جلد3، حدیث 3488، باب فی ثمن الخمر والمیتۃ، (بیروت: دار الفکر، 2000)، 18۔

[11] الغزالی، محمد بن محمد، احیاء العلوم الدین، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2005)

[12] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاویٰ، جلد28، (ریاض: مجمع الملک فہد، 1995)

[13] علاء الدین الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، جلد6، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1986)، 133۔

[14] السرخسی، محمد بن احمد، المبسوط، جلد13، (بیروت: دار المعرفۃ، 1993)، 18۔

[15] النووی، یحییٰ بن شرف، روضۃ الطالبین، جلد5، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2003)۔

[16] Mahmoud A – El-Gamal , Islamic Finance: Law, Economics and Practice(Cambridge : Cambridge University Press, 2006) , p.12.

[17] Muhammad Taqi Usmani, An Introduction to Islamic Finance (Karachi: Idaratul Ma'arif, 2002), 17.

[18] AAOIFI, Annual Shari'ah Report 2021 (Bahrain: Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions, 2021),12.

[19] Siddiqi, Nejatullah. Role of the State in Economy: An Islamic Perspective. Leicester: The Islamic Foundation, 1996.

[20] قرارداد نمبر 135 (6/14)، اجلاس بروناٸی، 2003۔

[21] Monzer Kahf, "Islamic guidelines for E-Commerce Fulfillment Models," Journal of Islamic Finance and Business 3, no. 2 (2022):34-40

[22] علاءالدین کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج5 (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1986)، 143۔

[23] علاءالدین الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج5، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1986)، 150۔

[24] علی حیدر، درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام العدلیۃ، ج1 (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1991)، 514۔

[25] Amazon, "Returns & Replacements, "Amazon.com, accessed July 7 , 2025, https://www.amazon.com/returns.

[26] علاءالدین ابو بکر المرغینانی، الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، جلد3، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 2000)، 55۔

[27] محمد امین ابن عابدین، ردالمحتار علی الدر المختار، جلد6 (بیروت: دار الفکر، 2000)، 5۔

[28] Payoneer ایک عالمی مالیاتی خدمات فراہم کرنے والا ادارہ جو فری لانسرز، اور آن لائن سیلرز کو بین الاقوامی سطح پر رقوم وصول کرنے، بھیجنے اور نکالنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

References

1.Pakistan Bureau of Statistics. E-Commerce Statistics in Pakistan. Islamabad: Government of Pakistan, 2022. https://www.pbs.gov.pk.

2. Qur'an 23:51

3. Amazon. Fulfillment by Amazon (FBA): How It Works. Last modified 2024. https://sell.amazon.com/fulfillment-by-amazon.

4. al-Baghawī, Ḥusayn ibn Masʿūd. Maʿālim al-Tanzīl. Vol. 4. Edited by Khālid ʿAbd al-Raḥmān al-ʿUk. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1985.

5. al-Bayhaqī, Aḥmad ibn Ḥusayn. Al-Sunan al-Kubrā. Vol. 6. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2003.

6. al-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad. Al-Muʿjam al-Awsaṭ. Vol. 8. Riyadh: Dār al-Ḥaramayn, 1995.

7. al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā. Sunan al-Tirmidhī. Vol. 3. Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998.

8. al-Bayhaqī, Aḥmad ibn Ḥusayn. Shuʿab al-Īmān. Vol. 4. Riyadh: Maktabat al-Rushd, 2003.

9. Muslim ibn Ḥajjāj al-Qushayrī, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ (Ṣaḥīḥ Muslim), vol. 3 (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1991), 115, ḥadīth no. 1607, Kitāb al-Buyūʿ.

10. al-Sijistānī, Sulaymān ibn Ashʿath. Sunan Abī Dāwūd. Vol. 3. Beirut: Dār al-Fikr, 2000.

11. al-Ghazālī, Muḥammad ibn Muḥammad. Iḥyāʾ ʿUlūm al-Dīn. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2005.

12. Ibn Taymiyyah, Aḥmad ibn ʿAbd al-Ḥalīm. Majmūʿ al-Fatāwā. Vol. 28. Riyadh: Majmaʿ al-Malik Fahd, 1995.
13. al-Kāsānī, ʿAlāʾ al-Dīn. Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ fī Tartīb al-Sharāʾiʿ. Vol. 6. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1986.
14. al-Sarakhsī, Muḥammad ibn Aḥmad. Al-Mabsūṭ. Vol. 13. Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1993.
15. al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf. Rawḍat al-Ṭālibīn. Vol. 5. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2003.
16. El-Gamal, Mahmoud A. Islamic Finance: Law, Economics, and Practice. Cambridge: Cambridge University Press, 2006.
17. Usmani, Muhammad Taqi. An Introduction to Islamic Finance. Karachi: Idaratul Ma'arif, 2002.
18. AAOIFI (Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions). Annual Shari'ah Report 2021. Bahrain: AAOIFI, 2021.
19. Siddiqi, Nejatullah. Role of the State in Economy: An Islamic Perspective. Leicester: The Islamic Foundation, 1996.
20. Organization of Islamic Cooperation (OIC). Resolution No. 135 (14/6), Brunei Session, 2003. Jeddah: OIC, 2003.
21. Kahf, Monzer. "Islamic Guidelines for E-Commerce Fulfillment Models." Journal of Islamic Finance and Business 3, no. 2 (2022): 34–40.
22. al-Kāsānī, ʿAlāʾ al-Dīn. Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ fī Tartīb al-Sharāʾiʿ. Vol. 5. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1986.
23. ʿAlī Ḥaydar. Durar al-Ḥukkām fī Sharḥ Majallat al-Aḥkām al-ʿAdliyyah. Vol. 1. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1991.
24. Amazon. "Returns & Replacements." Amazon.com. Accessed July 7, 2025. https://www.amazon.com/returns.
25. al-Marghīnānī, ʿAlāʾ al-Dīn Abū Bakr. Al-Hidāyah fī Sharḥ Bidāyat al-Mubtadī. Vol. 3. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 2000.
26. Ibn ʿĀbidīn, Muḥammad Amīn. Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār. Vol. 6. Beirut: Dār al-Fikr, 2000.